روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | ہفتہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۰ اخاء ۱۳۷۱ ہش، ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے پیار کی نگاہ دائمی جنّت ہے

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ یہ مطمح نظر پیش نظر رکھیں۔ یہ اعلیٰ مقصد ہمیشہ ان کے سامنے رہے کہ خدا کے پیار کی نگاہ ان پر پڑتی رہے۔ وہ خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ خدا کے پیار کی نگاہ اور خدا کی رضا کی جنّت دائمی ہے۔ مالی وسعت فضل تو ہے لیکن خواہ یہ کتنا بڑا فضل ہو اس کے دائمی ہونے کی ضمانت نہیں۔ اگر مالی فضل تا زندگی وفا بھی کرے تب بھی وہ آپکے ساتھ آگے نہیں جائیگا۔۔۔۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّت ایسی چیز ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی آپکے ساتھ جاتی ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں آپ کے واسطے (اللہ نے چاہا تو) دعا کروں گا۔ مگر مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اصُولِ دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقّت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی۔ جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا در اصل اختیاری اَمر نہیں ہے۔ دُعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دُعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دُعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حالِ زار پیش کرتا رہے۔ تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شئے ہے۔ جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دُعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۰-۵۱)

دل اور زبان کی اصلاح کرنے سے اللہ تعالیٰ اعمال درست کر دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"انسان کے اعمال کا بہت سا حصّہ انسان کے دخل و قبضہ میں نہیں۔ بہت سی مجبوریوں میں گھرا ہوا ہے۔ لیکن اس کے قبضہ میں ایک چیز ہے وہ اس کا دل ہے۔ یہ اپنے دل کو صاف کرے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ دل وہ ہے جس پر کوئی جبر یہ قابو نہیں پا سکتا۔ کوئی زبردستی کسی کے دل میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ زبردستی کسی کے دل میں کوئی بات ڈال سکتا ہے۔ نہ مجبور کر سکتا ہے کہ جس طرح وہ جو سوچ سکتا ہے وہ نہ سوچے۔ دِل کو کوئی جھکا نہیں سکتا۔ اس لئے فرمایا کہ دل تمہارے قبضہ میں ہے

تم اس کی اصلاح کرو کیونکہ نہ کوئی زبردستی دل پر قبضہ کر سکتا ہے نہ بُت پرستی کو دل میں داخل کرا سکتا ہے نہ باطل کے آگے جھکا سکتا ہے۔ حکومت کو اس پر قبضہ نہیں۔ طاقت کو اس پر قبضہ نہیں حکومت یہ کر سکتی ہے کہ پھانسی دے دے۔ چند لوگ مل کر ایک شخص کو بُت کے آگے جھکا سکتے ہیں۔ لیکن جب اس کی گردن جھکی ہوئی ہو گی۔ اس کا دل اس کا مخالف ہو گا۔ پس پہلا فرض دل کی اصلاح ہے۔ دوسری اصلاح زبان کی ہے۔ دل کے بعد زبان پر بہت حد تک قبضہ ہوتا ہے۔ مُنہ پر پٹی باندھی جا سکتی ہے۔

لیکن زبردستی کوئی بات کہلائی نہیں جا سکتی۔ اس کے لئے فرمایا کہ سچّی بات کہو۔ پہلے اس کی اصلاح کرو۔ دوسرے زبان کو قابو میں رکھو اور ہمیشہ حق بات کہو جب تم یہ باتیں کہو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔

یہ وہ گُر ہے جس سے انسان اپنی قسمت آپ بنا سکتا ہے۔ یہ گر انسان کے دینی اور دُنیاوی کاموں میں چلتا ہے کہ پہلے خود دل کی اصلاح کرے اور پھر زبان کو قبضہ میں لائے اور اس کوشش کے بعد خدا اس کے کام کو دُرست کر دے گا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء)

بچوں کے دل اور زبان کی بھی اصلاح کرتے رہنا چاہیئے۔

تقریب رخصتانہ

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کیلگری کینیڈا سے تحریر فرماتی ہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے میری نواسی عزیزہ عطیۃ القدوس بنت چوہدری عبد الباری صاحب و عزیزہ بشریٰ باری صاحبہ آف کیلگری کا نکاح ۲۴، جولائی ۱۹۹۲ء کو عزیزم چوہدری عبد اللطیف (سٹوڈنٹ میڈیکل کالج) ابن چوہدری عبد القادر صاحب آف کوپن ہیگن مالمو (سویڈن) کے مشن ہاؤس میں محترم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بعوض ۲۵ ہزار کراؤن پڑھا۔ ایجاب و قبول کے بعد محترم مربی صاحب نے دعا کروائی اسی شام تقریب رخصتانہ ہوئی۔ تلاوت (کلام الٰہی) اور دعائیہ نظم پڑھنے کے بعد مکرم حکیم محمد سعید صاحب نائب امیر جماعت کوپن ہیگن نے دعا کرائی۔

دولہا چوہدری غلام محمد صاحب آف پھیروچیچی کا پوتا اور دلہن پوتی ہے۔ عزیزہ عطیۃ القدوس حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی نواسی ہے۔ ۲۵ جولائی کو دعوتِ ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں کوپن ہیگن کی احمدی بہنیں اور بھائی اور کچھ عزیز ناروے، سویڈن، لندن، ورجینا، کیلگری اور کراچی سے شامل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور برکتوں سے ان کے گھر بھر دے۔

مینا بازار

مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز اتوار مہمان خانہ مستورات میں مینا بازار منعقد کیا جا رہا ہے بہنیں آکر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

دِلوں کے بھید

غلط فہمی عام طور پر اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ہم سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ فلاں شخص کے دل میں کیا ہے۔ وہ ہمارے متعلق کیا سوچتا ہے۔ اور ہمارے متعلق کیا کرنا چاہتا ہے۔ بُرے بُرے خیالات آنے لگتے ہیں۔ فاصلہ بڑھنے لگتا ہے اور بعض اوقات یہ فاصلہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ ہم اس شخص کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جس شخص کو ہم اپنا دشمن سمجھنے لگیں گے۔ اس کے ساتھ ہمارے روابط ٹوٹ جائیں گے۔ اور پھر نہ صرف اس سے بچ کر چلیں گے بلکہ موقعہ ملے گا تو وجہ بے وجہ کوئی ایسی بات بھی کر دیں گے جسے ہم اس کا توڑ سمجھیں گے۔

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ ہماری نظر ظاہر پر ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص ہم سے مخاصمت کا اظہار نہیں کرتا تو اسے دوست ہی سمجھیں یا دوست نہ بھی سمجھیں تو کم از کم اسے دشمن تو نہ سمجھیں۔ اور جیسا وہ ہم سے سلوک کرتا ہے اگر اس سے بہتر نہیں تو کم از کم ویسا سلوک، تو اس کے ساتھ کریں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہو سکتا ہے کسی کا ظاہر اور باطن ایک نہ ہو۔ بظاہر تو وہ اچھا ہی نظر آئے یا ہمارے ساتھ دوستی رکھتا ہو۔ یا کم از کم دشمنی کا اظہار نہ کرے لیکن اندر سے ہمارا مخالف ہو اور ہر وقت یہی سوچتا رہتا ہو کہ وار کس طرح کیا جا سکتا ہے اور موقعہ ملنے پر ہم پر وار کر بھی دے۔ اس لئے اس بات کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ یعنی حفاظتی اقدام لازمی ہیں۔ تاکہ ہم انجانے میں نقصان نہ اُٹھائیں۔

یہ سب باتیں درست۔ لیکن دنیا کا کاروبار بہر حال اعتماد پر ہی چل سکتا ہے۔ اگر ہم ہر اس شخص کو شک کی نظر سے دیکھیں۔ جو ہمارے پاس سے گذر جاتا ہے یا جس کے ساتھ ہمارے کھوے سے کھوا چھلتا ہے تو ہم کاروبارِ حیات کو آگے کیسے بڑھائیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو خطرناک ثابت نہ کر دے اسے امن پسند سمجھنا ہی عملی اقدام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کسی کے دل میں کیا ہے یہ ہم تو جان ہی نہیں سکتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر شخص پر اعتماد کیجے اور احتیاط سے بھی غافل نہ رہیئے۔

تیرا جانا تو مجھ کو راس نہیں
پَر، یہ سچ ہے کہ مَیں اُداس نہیں
تیری دُوری بھی قُرب لگتی ہے
فاصلے کی تو کچھ اساس نہیں

ابوالاقبال

○

سینہ گر آرزوئے وصل سے آباد نہیں
مقصدِ زیست کوئی پھر دلِ ناشاد نہیں

مِٹ گئیں پہلے جو تھیں عشق و وفا کی رسمیں
جُوئے شیریں نہیں۔ تیشہ نہیں۔ فرہاد نہیں

ان میں کس طرح ہو اسلاف کے اخلاق کا رنگ
اپنے آباء کی روایات جنہیں یاد نہیں

پہلے بنتے ہیں نشانہ وہی خوش فہم طیور
جو سمجھتے ہیں کہ اب گھات میں صیّاد نہیں

وہ ہیں کم ظرف جو کرتے ہیں دلآزار کلام
ناتراشیدہ ہیں ان کا کوئی استاد نہیں

غم گساری نہیں اب عام ہے نفسا نفسی
اب تو مظلوم کی سُنتا کوئی فریاد نہیں

ظلم کرتا ہے اگر بھائی تو روکو اس کو
اس سے بڑھ کر کوئی اُس بھائی کی امداد نہیں

خواہشِ نفس کا ہو جائے جو انسان غلام
بس یہی سمجھو کہ وہ قید ہے آزاد نہیں

رحمت اللہ شاکر

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں

حضور ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز نے واقفین نَو کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:
"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچّے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشیں کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور اُنکی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے۔ جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی .... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

یہ غلط ہے کہ صاحب ایمان اس لئے قربانی کرتا ہے کہ اسے ترقیات کی امید ہوتی ہے۔ اگر ترقیات کے وعدے نہ ہوتے فرض کرو حیات بعد الموت نہ ہو جنت دوزخ بھی نہ ہو تب بھی صاحب ایمان خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے میں کبھی تامل نہ کرے گا۔ عام لوگ جو قوم کے لئے قربانیاں کرتے ہیں یا ملک کے لئے کرتے ہیں کیا ان کو یقین ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کا کوئی صلہ انہیں ملے گا۔ سو میں سے ایک بھی اس بات کا قائل نہ ہوگا۔ مگر پھر بھی دیکھو لوگ کس طرح جانیں دیتے ہیں پس یہ خیال بالکل غلط ہے کہ صاحب ایمان کی قربانی صلہ کے لالچ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ انبیاء کے ابتدائی زمانہ میں تو صلہ کی امید کا خیال بھی غلطی ہے۔ اس لئے یہ زمانہ قربانی کے لئے بہترین زمانہ ہوتا ہے دوسروں کی قربانیاں ملک و قوم کے لئے ہوتی ہیں مگر ان کی قربانیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے ملک کیلئے قربانیاں کیں اور تم جانتے تھے کہ تمہارا ملک شوکت و عظمت رکھتا ہے۔ اس کے لئے قربانی تمہارے لئے عزت کا موجب ہے۔

قوم کے لئے قربانی بھی عزت کا موجب ہے۔ جو لوگ قوم کے لئے مر جاتے ہیں۔ ان کی کس قدر عزت ہوتی ہے۔ ایسی موت تو آدمی کو قومی لیڈر بنا دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کی اولاد کے لئے بھی ترقی یافتہ قومیں انتظام کرتی ہیں اور ایسے لوگوں کو یہ تو اطمینان ہوتا ہے کہ ہماری اولاد خراب نہ ہوگی۔ سینکڑوں واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ کسی سے کسی کی دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کسی چوہڑے وغیرہ سے اپنے دشمن کو قتل کرا دیتا ہے۔ زمیندار کہتا ہے کہ فلاں آدمی کو مار ڈالو۔ اول تو میں تمہیں مقدمہ سے بچانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اگر سزا پا جاؤ گے تو تمہارے بیوی بچوں کے گذارہ کا انتظام کر دوں گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اول تو ضروری نہیں کہ میں پکڑا جاؤں اور اگر پکڑا جاؤں تو سزا بھی پا جاؤں اور اگر سزا بھی ہو جائے تو کیا ہے بیوی بچے تو آرام سے گذارہ کریں گے۔ اس لئے اس لالچ میں آکر وہ یہ فعل کر لیتا ہے۔ پس لوگ ایسی قربانیاں کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ ملک و قوم کے لئے قربانیاں کرتے ہیں مگر ان کو اپنی اس قربانی کی کامیابی کا یقین ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس کا صلہ ان کو یا ان کے بیوی بچوں کو ملے گا۔ اور ایسی قربانیاں مشکل نہیں۔ لیکن دین کے لئے آج قربانی کرنا مشکل ہے کیونکہ موجودہ حالات میں یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے اس رستہ پر چلنا ایسا ہی ہے جیسے انسان دریا کے ایسے کنارے پر چلے جو اندر دھنستا جا رہا ہو۔ اور گرتا جاتا ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسے کنارے پر کوئی ظاہر بین کبھی عمارت نہیں بنایا کرتا۔ کیونکہ دریا کا پانی وہاں غار بنا رہا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ عمارت بنانا کسی ہمت والے کا ہی کام ہے۔ پس یہی وقت قربانی کا ہے۔ جو نوجوان اپنے آپ کو وقف کرے چاہیئے کہ ان کا اخلاق اور عملی نمونہ اچھا ہو۔ اور وہ پختہ عزم کر کے آئیں۔ میری غرض ان واقفین سے یہ ہے کہ ان میں سے ہی قاضی تیار کروں۔ ان میں سے ہی مفتی تیار کروں اور ان میں سے ہی مدرس ہوں اور ان میں سے ہی مربی اور تعلیم و تربیت دینے والے ہوں۔ لیکن یہ سب کچھ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں وہ اخلاقی طور پر اپنے آپ کو مفید وجود بنائیں۔ جب ان میں سے کسی کو قاضی بنایا جائے تو وہ ایسا نمونہ دکھائے کہ لوگ تسلیم کریں کہ وہ انصاف سے کام کر رہا ہے جب کسی کو مفتی بنایا جائے تو لوگ محسوس کریں کہ اس نے جو فتویٰ دیا ہے صحیح ہے اور جب کوئی مربی بنے تو لوگ محسوس کریں کہ وہ جو بات بھی کرتا ہے خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر کرتا ہے نہ کہ دشمن کو زیر کرنے کے لئے۔ یہ نہ ہو کہ وہ نفسانی رو میں بہہ جائے۔ دراصل تمسخر وہی کرتا ہے جو دلیل نہیں دے سکتا۔ یہ چیز اس کی علمی کمی کا ثبوت ہوتی ہے۔ بے شک لطیفہ گو اور تمسخر کرنے والا بعض اوقات مجلس پر چھا جاتا ہے لیکن اس مجلس سے نکلنے کے بعد اس کے اپنے دل پر بھی اور سامعین کے دل پر بھی زنگ لگا ہوا ہوتا ہے۔ بے شک اس وقت وہ مجلس کو خوش کر لیتا ہے۔ مگر جب وہاں سے نکلتا ہے تو خدا تعالیٰ کو چھوڑ چکا ہوتا ہے۔ اور شیطان اس کی گردن پر سوار ہو چکا ہوتا ہے حقیقی مربی وہی ہے جس کے دل میں ہار جیت کا کوئی خیال نہ ہو۔ جس کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل گرفت ہو۔

(خطبہ فرمودہ ۶۔ دسمبر ۱۹۴۷ء)

ہماری تاریخ

دو خطوط

پہلا خط پنجاب کے مشہور حکیم حاذق سید علی احمد صاحب نیر واسطی (لاہور) کی طرف سے ہے۔

از دفتر دیسی دواخانہ چونا منڈی لاہور
زیر سرپرستی حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی

جناب المکرم تسلیم و نیاز۔ مجھ سے زیادہ جناب پر یہ حقیقت روشن ہے کہ کسی قوم کی تاریخ اسی وقت زندہ رہ سکتی ہے جب کہ اس کے علوم و فنون کا تحفظ کیا جائے مسلمان اگر دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو یقیناً انہیں اپنے علوم و فنون کی جانب اعتناء کرنا پڑے گا۔ انہیں اپنے علم کلام، علم معانی منطق، فلسفہ اور اس ضمن میں اپنے علم طب پر خصوصی توجہ مبذول کرنی ہوگی۔

قادیان نے ہمیشہ سے علم طب کی سرپرستی کی ہے۔ خود مرزا صاحب ایک بہت بڑے فاضل جید اور حاذق طبیب تھے حکیم نورالدین صاحب بھیروی کا مرتبہ اطباء کے کاملین کی صف اول میں خصوصاً بہت بلند ہے۔ ان کے مجربات کے نسخوں اور ان نسخوں کی ترکیب کو دیکھ کر جالینوس اور شیخ کے عہد کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کی ذات گرامی سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس فن عزیز کی سرپرستی کے لئے عملی قدم بڑھائیں لکھنا بہت کچھ تھا لیکن سردست ان چند سطور پر اکتفا کیا گیا۔ سردار محمد خان بحکم حکیم علی احمد صاحب نیر واسطی

اس خط کا حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے قلم سے مندرجہ ذیل جواب دیا

آپ کا خط ملا۔ حسب توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ہی کاموں کی طرف توجہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارادوں کا پورا کرنے والا ہے۔ سب کام روپیہ چاہتے ہیں اور روپیہ ان ابتدائی ضرورتوں کو جن کے لئے سلسلے کا قیام ہے بمشکل پورا ہوتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو طب کا خاص خیال تھا۔ مجھے جو علم علاوہ قرآن کریم اور حدیث کے حکماء سے پڑھوایا وہ طب تھا۔ فرماتے تھے یہ ہمارا خاندانی شغل ہے۔ چنانچہ دو تین ابتدائی کتب حضرت مولوی نورالدین صاحب سے طب کی میں نے پڑھیں۔ پھر دوسرے کاموں میں لگ گیا۔ ارادہ ہے کہ اپنے ایک بچے کو علم طب ایسے اصول پر پڑھاؤں کہ طب قدیم کا صحیح حصہ قائم رکھا جائے۔ آپ کی رائے کا معلوم کرنا موجب خوشی ہوگا

"بنیادی چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کا تعلق قائم کر کے اس کے ذکر میں مشغول رہنا اور اس سے خیر اور برکت چاہنا اور اس کی برکت اور رحمت کو حاصل کرنا اسی کی توفیق اور اسی کے فضل کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کرے۔"

(از خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث
یکم اپریل ۱۹۷۷ء)

ہمارے بیوت

بیوت اپنے ساتھ بعض ذمہ داریاں رکھتی ہیں۔ بیت خدا کا گھر ہے اور جو شخص بیت بنانے کے بعد یہ کہتا ہے کہ اسے ہم نے بنایا اور یہ ہماری ہے وہ گویا خدا کے گھر کو اپنا گھر قرار دیتا ہے دنیا میں اگر کوئی شخص کسی معمولی آدمی کے گھر کو بھی کہے کہ یہ میرا گھر ہے تو وہ مجرم سمجھا جاتا ہے اس سے اندازہ کر لو کہ جو شخص خدا کے نام پر ایک گھر بنائے اور پھر اسے اپنا قرار دے وہ کتنی بڑی سزا کا مستحق ہوگا پس لاہور کا ہر احمدی فرد یہ سمجھے کہ یہ خدا کا گھر ہے اگر یہ خدا کا گھر نہیں ہے تو یہ بیت نہیں ہو سکتی اور اگر خدا کا گھر ہے تو آج سے آپ لوگوں میں سے کوئی شخص ایک ساعت کے لئے یہ خیال نہ کرے کہ یہ انکی ہے جس وقت میں نے ( ) پڑھ کر اس کا افتتاح کیا اس کے بعد کسی کو اب یہ حق نہیں کہ اسے اپنی قرار دے اور کسی کو اس میں عبادت کرنے سے روکے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص ہندو یا عیسائی کو بھی روکے گا تو وہ خدا کا فوجداری مجرم ہوگا"

(حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

محترم مسعود احمد صاحب جہلمی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ایک ایسی فدائی اور مخلص جماعت قائم کردی جو خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کرتی۔ اس میں ایسے ایسے جانثار موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتے ہیں۔ جو نہ روپیہ کی پرواہ کرتے ہیں، نہ بیوی بچوں کی۔ نہ جان کی نہ عزت و آبرو کی۔ وہ ہر حال میں جس طرح بھی بن پڑے دین کی خدمت کرنے اور اس کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ ایسے ہی فدائیوں میں سے ہمارے ایک واقف زندگی بھائی مسعود احمد صاحب جہلمی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے جو جرمنی میں خدمت سلسلہ انجام دیتے ہوئے مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۹۲ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

برادرم محترم مسعود احمد جہلمی کا تعلق پرانے خدام سلسلہ خاندان سے تھا چنانچہ آپ کے دادا محترم سلطان محمد صاحب نے ۱۹۰۰ء سے قبل حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے ذریعہ احمدیت میں شمولیت کی۔ آپ کے والد صاحب محترم ماسٹر عبدالرحیم صاحب جہلمی نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تحریک پر اپنے بچوں کو وقف کی تحریک کی۔ چنانچہ مسعود احمد صاحب نے ۱۹۴۵ء میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ مڈل کے بعد باجازت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۱۹۵۰ء میں میٹرک کرنے کے بعد وکالت دیوان تحریک جدید میں ۱۱ جون ۱۹۵۰ء کو حاضر ہو گئے ـــ اپنے خرچ پر کالج کی تعلیم کے لئے اجازت لے کر ایف اے کا امتحان ۱۹۵۲ء میں دیا مگر پاس نہ ہو سکے۔ اور اپنے والد محترم کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے جامعہ احمدیہ میں داخلے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ اور امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ایک خط لکھا جو میں سمجھتا ہوں آپ کی کامیابی اور کامیاب انجام کا موجب ہوا۔ کیونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) سے دعائیں لے لیں جو ان کے حق میں خدا تعالیٰ نے پوری فرمائیں خط کا متن حسب ذیل ہے۔

"چونکہ والد صاحب کی مالی حالت اس وقت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اس واسطے کسی ملازمت وغیرہ کے اختیار کرنے کی طرف رغبت ہوئی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا جس نے مجھے اپنی چادرِ رحمت میں ڈھانپ لیا اور مجھے اس ارادہ سے ہٹا دیا۔ چنانچہ اب میں ۱۵ ستمبر سے جامعہ احمدیہ (احمد نگر) میں داخل ہو چکا ہوں اور پڑھائی شروع کر دی ہے۔ سو حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیت (۔) کا مفید خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے اور میرا خاتمہ بالخیر فرمائے اور میرے والدین کی بعض مالی مشکلات دور فرما کر انہیں تسکین قلبی عطا فرمائے"

اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعائیں قبول فرمائیں اور انہیں خادم سلسلہ بننے کی توفیق ملی۔ قریباً ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے ۲۸ اگست ۹۲ء کے خطبہ میں نہایت محبت سے انکا ذکرِ خیر فرمایا اور ان کی وفا پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے ہوئے ان کی قبر کے کتبہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ مصرع لکھنے کا ارشاد فرمایا ؏

بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران انہوں نے جلد جلد ترقی کی اور ۱۹۵۷ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین میں مربیان کلاس میں شامل ہوکر ۱۹۶۰ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اس سے قبل ۵۴ء میں پرائیویٹ ایف اے کیا اور ۶۰ء میں شاہد کے بعد بی اے پاس کیا بعدازاں ۱۹۶۵ء میں ایم اے عربی کی ڈگری بھی حاصل کی اس طرح آپ دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ ہوتے جسے اپنی عملی زندگی میں بھرپور استعمال کرنے کی توفیق پائی۔ ۵ جولائی ۶۰ء کو جامعۃ المبشرین سے فراغت پر انٹرویو بورڈ نے آپ کے متعلق حسب ذیل رائے دی۔ "تلاوت اچھی ہے۔ دینی معلومات اچھی ہیں، جذبہ خدمت بہت عمدہ ہے۔ اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک معلوم ہوتے ہیں اور اندرون و بیرون دونوں جگہ اچھا کام کر سکتے ہیں"

آپ صدر انجمن کے حصہ میں آئے لیکن جلد ہی تحریک جدید میں تبادلہ ہو گیا اور یکم مارچ ۶۱ء کو بطور مربی ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ چند ماہ کے بعد جرمنی تقرری ہوئی۔ تین سال کامیاب خدمت کے بعد واپسی ہوئی کچھ عرصہ تبشیر میں کام کے بعد راولپنڈی عبوری دارالحکومت میں بطور مربی احمدیہ فارن مشن اپریل ۶۶ء سے جون ۶۷ء تک بہت اچھے کام کی توفیق پائی ازاں بعد دوبارہ جرمنی چار سال خدمت کے بعد ۲۱ اکتوبر ۷۲ء کو واپسی ہوئی اور سیکرٹری مجلس نصرت جہاں مقرر ہوئے تیسری مرتبہ پھر ۳ سال کے لئے آپ کو جرمنی بطور مربی کام کرنے کی توفیق ملی اور ۷۸ء میں واپسی ہوئی۔ جنوری ۷۹ء میں آپ کو نائب وکیل التبشیر مقرر کیا گیا اور مئی ۷۹ء میں اس کے علاوہ بطور ممبر مجلس کارپرداز (نمائندہ تحریک جدید) خدمت کی سعادت پائی۔ چوتھی مرتبہ پھر اعلاء کلمہ حق کے لئے ۱۶ نومبر ۸۰ء کو نیویارک امریکہ بھجوائے گئے جہاں آپ نے پہلے کی طرح بہت عمدہ کام کیا۔ نیویارک میں ہی آپ کو دل کا عارضہ لاحق ہوا اور نوبت بائی پاس اپریشن تک پہنچی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ خدام کے ساتھ والی بال کھیلتے ہوئے یکدم سینہ میں درد اٹھا ماہر کارڈیالوجسٹ برادرم مکرم ڈاکٹر شاہد صاحب نے مکمل آرام تجویز کیا لیکن چند یوم بعد ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک صاحبزادے تشریف لائے رہا نہ گیا اور ان کی خدمت کے لئے ساتھ ساتھ رہا۔ واپسی پر گھر داخل ہوتے ہوئے بہت سخت اٹیک ہوا جس پر ماہر سرجن ڈاکٹر برادرم آفتاب احمد صاحب پورٹ لینڈ کو ریفر کیا گیا۔ انہوں نے انجیوگرافی کے بعد فرمایا کہ فوراً ابھی اسی وقت آپریشن ضروری ہے۔ مسعود صاحب نے کہا حضور کی اجازت کے بغیر نہیں کروا سکتا۔ ڈاکٹر آفتاب صاحب نے کہا آپ کا کیس خاصا خطرناک ہے۔ آپریشن مؤخر نہیں کیا جا سکتا ہیں خود حضور کو اطلاع دے کر دعا کی درخواست کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ کا آپریشن کر دیا گیا جو ہر طرح بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ تھوڑے عرصہ بعد گیارہ فروری ۱۹۸۲ء کو آپکی پاکستان واپسی ہوئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بوجہ بیماری رخصت پر جانے پر ۸ مئی ۱۹۸۲ء کو آپ قائمقام وکیل التبشیر مقرر ہوئے۔ اور باوجود دل کے مریض ہونے کے آپ نے نہایت جانفشانی اور محنت اور لگن کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کو نبھایا کچھ عرصہ آپ کو یرقان کی تکلیف بھی ہو گئی لیکن ہم نے دیکھا کہ بستر پر بھی آپ مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ اگست ۸۲ء میں آپ چیک اپ کے لئے امریکہ گئے۔ اور واپسی پر بیت البشارت سپین کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اختتام تقریب پر حضرت امام جماعت (الرابع) کے ساتھ بہت سے گروپ فوٹو ہوئے۔ جب مکرم میر محمود احمد صاحب (جو مربی انچارج سپین تھے) نے اعلان کیا کہ مربیان آجائیں تو سب مربی شامل ہو گئے۔ حضور نے دیکھا تو مسعود جہلمی صاحب کو ایک طرف الگ کھڑے پایا۔ حضور نے میر صاحب سے مسکراتے ہوئے فرمایا: ان کو آپ مربی نہیں سمجھتے اور حضور نے شفقت فرماتے ہوئے مسعود صاحب کے لئے کرسیوں پر جگہ بنوائی اس طرح مربیان کے گروپ فوٹو میں قائمقام وکیل التبشیر بھی شامل ہو گئے۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو مکرم مسعود جہلمی صاحب کو (جن کے پاس پہلے ہی وکالت تبشیر کا بطور قائمقام چارج تھا) وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔

برادرم مسعود صاحب نے باوجود اپنی بیماری کے اس دور میں خوب خوب کام کیا اور خدمت کی کوئی کسر باقی نہ چھوڑی مئی ۸۴ء میں آپ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انگلستان بھجوائے گئے جہاں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر قریباً سات ماہ کام کی توفیق پائی۔ اور ۲۰ دسمبر ۸۴ء کو آپ کو بطور مربی انچارج و امیر جماعت سوئٹزرلینڈ بھجوایا گیا۔ جہاں آپ نے کئی سال نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کی سرانجام دہی کی۔ ازاں بعد ۲۵ جولائی ۹۰ء کو آپ کی ٹرانسفر جرمنی ہوئی۔ جہاں قریباً دو سال خدمت کا موقع ملا۔ اور یوں نہایت مصروف اور فعال زندگی گذار کر کام کرتے کرتے مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۹۲ء کو اپنے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم اللہ ہی کے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ـ سین

صومالیہ / پاکستانی فوج

صومالیہ کے لئے پاکستان نے اپنی فوج کی ۵۰۰ نفری دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جن میں سے اکثریت ہوائی جہازوں کے ذریعے وہاں پہنچ چکی ہے اور گذشتہ روز اسلام آباد میں ایک امریکی فوجی افسر نے کہا کہ امریکہ کے فوجیوں اور پاکستان کے فوجیوں کا آپس میں تعاون قابل داد ہے انہوں نے کہا کہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے صومالیہ کے باشندوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستانی فوج کو ہوائی جہاز کے ذریعے کسی دوسرے ملک میں خدمات سرانجام دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور اب جبکہ پانچ سو کی نفری پوری ہونے والی ہے۔ امریکیوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ان کے فوجی اور پاکستان کے فوجی ایک دوسرے سے نہایت بہتر خطوط پر تعاون کر رہے ہیں۔ وہاں پر جو خوردونوش کا اور دیگر ضروریات زندگی سے تعلق رکھنے والا سامان بھیجا جائے گا اس کی بہتر تقسیم کے لئے فوج استعمال کی جائے گی۔ اس سے پہلے اس بات کا شکوہ کیا جا تا رہا ہے کہ جو خوردونوش کا سامان وہاں باہر سے بھیجا جاتا ہے وہ بعض لڑاکا دھڑے چھین کر لے جاتے ہیں چنانچہ امریکہ نے اب وہاں سب سے بڑے مضبوط فوجی دھڑے کے سربراہ کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر اس نے خوردونوش کے سامان میں گڑبڑ کی تو امریکہ اسے اور اس کے دھڑوں کو ہزاروں آدمیوں کی موت کا باعث سمجھے گا۔ کیونکہ وہاں پر قحط کی سی حالت پیدا ہو رہی ہے اور انہیں وقت پر خوردونوش کا سامان نہ پہنچایا جائے تو یقیناً ان کی موت واقع ہونے کا احتمال ہے۔ لیکن کہا نہیں جا سکتا کہ امریکہ کی اس دھمکی کو کس حد تک پذیرائی حاصل ہوگی۔ کیونکہ مقامی دھڑے جو آپس میں لڑ رہے ہیں وہ کسی بیرونی طاقت کی بات سننے کے لئے تیار دکھائی نہیں دیتے۔

اکرم ذکی کا دورۂ روس

امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اکرم ذکی نے روس روانگی سے قبل کہا کہ روس اور پاکستان ایک معاہدے پر دستخط کریں گے جو آئندہ تعلقات کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔

مسٹر اکرم ذکی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ آئندہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی بہتری کے وہی خطوط ہوں گے جو اس معاہدے میں بیان کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ روس اور پاکستان کے درمیان یہ پہلا موقعہ ہے کہ سنجیدہ طور پر آپس میں گفت و شنید ہونے لگی ہے۔

مسٹر ذکی نے کہا کہ آپ کے دورے کا اصل مقصد یہ ہے کہ تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا جائے اور ایسی باتیں جو ایک دوسرے میں تناؤ پیدا کرتی ہیں۔ ان کو ختم کیا جائے۔ یہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمارے تعلقات کو آئندہ بہتر خطوط پر استوار کر سکتی ہے۔ مسٹر ذکی نے مزید کہا کہ ہم دونوں یعنی پاکستان اور روس آپس کی گفت و شنید میں امکانات کا جائزہ لیں گے کہ کن کن میدانوں میں اور مستقل خطوط پر تعاون کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ روس کی فیڈریشن نے سوویت یونین کی ان پالیسیوں کی مذمت کی ہے جو اس نے افغانستان کے سلسلے میں جاری کر رکھی تھیں۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ توقعات کا ایک نیا دروازہ کھل گیا ہے۔ سیکرٹری جنرل موصوف نے کہا کہ آپ روسی حکام سے افغانستان کے حالات کے متعلق بھی گفتگو کریں گے اور کشمیر میں جو انسانی حقوق کی پامالی کی جا رہی ہے وہ بھی زیر بحث آئے گی۔ مسٹر ذکی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہمیں وسطی ایشیا کے باشندوں کے متعلق بھی اچھی خاصی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ اور پتہ چلے گا کہ ہم کس طرح ان کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔

برطانیہ / مالی بحران

گذشتہ روز برطانوی پارلیمنٹ میں ملک کے اقتصادی بحران پر بحث کے دوران برطانیہ کے وزیراعظم جان میجر نے اعلان کیا کہ وہ پبلک اخراجات میں کمی کر رہے ہیں گے ایسا کرنے کی اسلئے ضرورت پیش آ رہی ہے کہ اب جب کہ ماس ٹرخٹ (MASSTRICHT) کے معاہدے کے ذریعے یوروپی یونین کو مضبوط کیا جا رہا ہے مالی بحران میں سے نکلنا اشد ضروری ہے۔ جان میجر کے اس فیصلے کے مطابق کہا جاتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک کو جو امداد دی جا رہی ہے اسے بھی خاصا کم کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ مالی بحران زیادہ گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے اور جو کچھ غریب ممالک کو دیا جا رہا ہے وہ بھی ملک پر ایک بوجھ کی صورت اختیار کرنے لگا ہے۔ برطانیہ کی جی۔ این۔ پی کا ۲۷ء فیصد ترقی پذیر ممالک کو دیا جاتا ہے اور یہ اس رقم سے بہت کم ہے جو اقوام متحدہ کے مطابق امیر ملکوں کو ترقی پذیر ممالک کو ادا کرنی چاہیئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ بیس سے پچیس کروڑ پاؤنڈ بیرونی ممالک کی امداد میں تخفیف کرے گا۔ پارلیمنٹ میں حزب اختلاف نے امداد کم کرنے کو ناپسندیدہ بات کہا ہے۔

C-130 حادثے کی تحقیقات

سی۔ ۱۳۰ ہوائی جہاز کی تباہی کے سلسلے میں عدالتی کمیشن نے اپنی کارروائی شروع کر دی ہے اس کمیشن کے صدر جسٹس شفیع الرحمان ہیں اور ان کے ساتھ جسٹس شیخ ریاض احمد جج لاہور ہائی کورٹ اور جسٹس امام علی جی قاضی جج سندھ ہائی کورٹ۔ اس کمیشن نے سابق پائلٹ محمد اکرم اعوان کا بیان لیا ہے۔ محمد اکرم اعوان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس نے پاکستان ائیر فورس ۱۹۷۲ء میں جائن کیا تھا۔ اس وقت بطور شاگرد کے وہ پاکستان ائیرفورس میں آیا تھا۔ اس نے ایف ایس سی کا امتحان پاس کرنے کے بعد کمیشن کے لئے درخواست دی تھی اور جونیئر ٹیکنیشن کے طور پر ۱۹۷۶ء میں لیا گیا تھا۔ سابق جی ڈی پائلٹ اکرم اعوان نے کہا کہ جب اسے نائٹ پر فرائض سرانجام دینے کے لئے ۱۹۷۸ء میں متعین کیا گیا تو وہ پورے معیار پر نہ اتر سکا۔ اور اسے ہوابازی سے معطل کر دیا گیا۔ اس نے ملازمت سے استعفٰی دے دیا اور ۱۹۷۹ء میں ملک سے باہر چلا گیا اس نے کہا کہ میں نے ابوظہبی ائیر فورس میں ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۴ء تک کام کیا اور پھر پاکستان واپس آگیا۔ پاکستان واپس آنے کے بعد وہ ۱۹۸۵ء میں سویڈن چلا گیا لیکن وہاں سے اسی سال واپس آگیا جب وہاں سے واپس آیا تو کراچی ائیر پورٹ پر اس کو حراست میں لے لیا گیا۔ کیونکہ اس نے ائیر فورس سے کلیرنس حاصل نہیں کی تھی۔ مارشل لاء میں اس کا کیس پیش ہوا اور اسے ایک سال کی سزا ہو گئی۔ جرم یہ تھا کہ وہ بھگوڑا ثابت ہوا۔

(یہ رپورٹ انگریزی اخبار ڈان میں شائع ہوئی ہے)

الطاف حسین کا بیان

مسٹر الطاف حسین مہاجر قومی موومنٹ کے چیف نے لندن سے ایک بیان جاری کیا ہے جو فیکس کے ذریعے پاکستان کے اخبارات کو بھیجا گیا ہے۔ اس بیان میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے ججوں سے اس بات کی تحقیقات کرائی جائے کہ مہاجر قومی موومنٹ کے ارکان پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہایت اعلےٰ عدالتی کمیشن مقرر کیا جانا چاہیئے جو کلین اپ آپریشن کو بھی زیر بحث لائے جس کے متعلق انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ دراصل ایم کیو ایم کے اراکین اور ان کے حمائتیوں کے خلاف ہے اور اس آپریشن کی ان کے خیال میں غرض یہ ہے کہ مہاجر قومی موومنٹ کو کچلا جائے۔ مسٹر الطاف حسین نے ایک نہایت جذباتی اپیل سپریم کورٹ کے نام جاری کی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ ازخود کلین اپ آپریشن جو مہاجروں کے خلاف ہے کا نوٹس لے کیونکہ مہاجر قومی موومنٹ پاکستان اور پاکستانی قوم کا ایک اہم حصہ ہے اور جو بھی ان کی تحقیقات کا نتیجہ ہو وہ پبلک کے سامنے لایا جائے تاکہ پبلک کو حقائق سے آگاہ کیا جا سکے اپنے بیان میں ایم کیو ایم کے چیف نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ بہت سی ایسی لاشیں جو کراچی اور حیدرآباد کے مختلف مقامات سے ملی ہیں ان کی اچھی طرح شناخت کروائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے صاف طور پر پتہ چل جائے گا۔ کہ اس وقت جو پالیسی اختیار کی جا رہی ہے وہ کیسی ہے۔ انہوں نے مزید اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہیں اس بات سے سخت تکلیف ہوتی ہے کہ ایم کیو ایم کے بہت

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ نفیسہ ناصرہ صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب ربوہ سے لکھتی ہیں:

جب سے میں سن شعور کو پہنچی ہوں الفضل کی قاری ہوں۔ الفضل روزانہ باقاعدگی سے پڑھتی ہوں۔ لیکن خط پہلی دفعہ لکھ رہی ہوں۔ کیونکہ جب بھی سوچا تو ذہن میں یہی خیال آیا کہ خط بہت گندا ہے شائد ایڈیٹر صاحب کو سمجھ آئے گا بھی یا نہیں؟ آج تو یہ عہد کر ہی لیا ہے کہ جیسا بھی ہے لکھوں گی ضرور۔

امید ہے کہ آپ حوصلہ افزائی کریں گے۔ تاکہ آئندہ بھی میں کوشش کیا کروں۔ الفضل میں لجنہ کالم، مجھے سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ کیونکہ اس سے تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ ویسے تو بہت سی تاریخ کی ضخیم کتابیں ہیں لیکن ان کو پڑھنا بہت دقت طلب مسئلہ ہے۔ الفضل کا پورا پرچہ ہی قابل ستائش ہے۔ اسی وجہ سے لجنہ کالم میں مختصر تاریخ کے سوالوں کو پڑھ کر ہی معلومات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اور دوسرے نمبر پر (چھوٹی سی بات)، کیونکہ کہنے کو پڑھنے سننے کو وہ ہے تو چھوٹی سی بات لیکن اگر سوچا جائے تو بہت ہی مفید معلومات ہیں کیونکہ بہت سے لوگ ان باتوں کی طرف دھیان نہیں دیتے۔

محترم ایڈیٹر صاحب! خط تو کافی لمبا ہو گیا ہے۔ لیکن امید ہے کہ آپ اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس کا جواب دیں گے۔

اور پھر جواب آنے کے بعد میں اپنے نانا جان اور نانی جان جو کہ دونوں وفات پا گئے ہیں ان کے حالات زندگی تحریر کروں گی۔ (ضرور لکھیں۔ مدیر)

اچھا جی اب خدا حافظ۔ میرے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے خادمہ دین بننے کی توفیق دے۔ اور مجھ پر خدا کا فضل اور رحم ہو۔ اور ہم سب تو آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آپ کو صحت و تندرستی والی عمر دے تاکہ آپ الفضل کے معیار کو اور اچھا اور بہتر کر کے پیش کر سکیں۔ اے اللہ میاں ایسا ہی کر۔

مکرم ناصر احمد صاحب خالد لاہور سے لکھتے ہیں:

گذشتہ دنوں لاہور ہائی کورٹ میں ایک وکیل دوست کو ملنے کے لئے گیا۔ بار میں لکڑی کے ایک بہت بڑے تختے پر ان نامور وکلاء کے نام درج تھے جو ۱۸۹۳ء سے لے کر ۱۹۹۲ء تک بار کے صدر منتخب ہوئے۔ سن ۱۹۵۷ء کے سامنے "شیخ بشیر احمد" کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس لئے چند باتیں ان کی یاد میں لکھتا ہوں۔

شیخ صاحب کے بڑے بیٹے سنٹرل ماڈل سکول میں میرے کلاس فیلو تھے۔ اس لئے گاہے گاہے ان سے ملنے ان کی کوٹھی ۱۳۔ ٹمپل روڈ جایا کرتا تھا۔ جناب شیخ صاحب ایک لمبے عرصہ تک امیر جماعت احمدیہ لاہور رہے اور نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ نہایت مخلص۔ درویش صفت۔ عالم و فاضل اور ایک مثالی احمدی تھے۔ جلسہ سالانہ کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہوتا رہا۔ جب بعض دوست اپنی کسی ضرورت کے تحت اٹھ کر جلسہ گاہ سے باہر جاتے تو شیخ صاحب نہایت دردمندانہ انداز میں فرماتے کہ "احباب! جلسہ سالانہ کی برکات سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اگلے سال جلسہ تک زندہ رہے گا۔ اور اس جلسہ میں شامل ہوگا"۔ اس قدر سوز اور گداز بھرے لہجہ میں یہ تلقین فرماتے کہ ان کی بات دل پر اثر کئے بغیر نہ رہتی۔

آپ کا شمار نامور اور سینئر وکلاء میں تھا۔ ایک دفعہ بچپن میں مجھے اپنے دادا جان حضرت خان مولوی فرزند علی خان صاحب (سابق امام بیت الفضل لندن) کے ساتھ ان کی کوٹھی جانے کا اتفاق ہوا۔ چھٹی کا دن تھا۔ ہم نے دیکھا کہ شیخ صاحب کوٹھی کے لان میں درختوں کے سائے میں بان کی چارپائی پر بغیر بستر اور تکیہ، اپنی کہنی کو سر کے نیچے رکھے سو رہے تھے۔ سلام اور رحمت کی آواز سن کر بیدار ہوئے۔ دادا جان جن کو ہم گھر والے "میاں جی" کہا کرتے تھے شیخ صاحب سے پوچھنے لگے کہ ہائی کورٹ کا جج بننے کے بعد آپ کیا فرق محسوس کرتے ہیں۔ جواب دیا کہ "پہلے ہائی کورٹ سے گھر آتا تھا تو کوٹ کی جیب نوٹوں سے بھری ہوتی تھی اور اب خالی ہوتی ہے"۔

بار کے بورڈ پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب کا نام دیکھ کر کچھ باتیں قلم برداشتہ لکھ دی ہیں۔ تاکہ جماعت کے افراد ان کے حق میں دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔

مسز محمودہ کے نیّر صاحبہ بہاولپور سے لکھتی ہیں:۔

الفضل کے ذریعے معلوم ہوا کہ ہمارے پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کو ایک اور گولڈ میڈل حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ایک احمدی کی حیثیت سے یہ خبر پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ جب میں نے یہ پڑھا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف میڈل وصول کرنے کے لئے وہیل چیئر پر تشریف لائے تو ڈاکٹر صاحب کے لئے دعا بن کر میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ڈاکٹر سلام صاحب کی حفاظت فرمائے۔ ان کو طویل زندگی عطا کرے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

الفضل یکم اکتوبر ۱۹۹۲ء میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا انٹرویو جو انہوں نے "اپنا گھر" کو دیا شائع ہو کر معلومات میں اضافہ کا باعث ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترم پروفیسر صاحب ایک بہت ہی نافع الناس وجود ہیں اور باوجودیکہ بہت سی مشکلات کا سامنا ہے ان سے جس طرح بھی بن پڑتا ہے نئی نسل کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم سے روشناس کرانے میں دن رات کوشاں رہتے ہیں اور بے شمار سائنسدان آپ کے ممنون احسان ہیں۔ آپ کا نظریہ ایک انقلابی نظریہ ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ان کے "نظریئے اور عقیدے کی اساس توحید ربانی ہے" اور بالآخر یہ ثابت کرنا ہے کہ "(توانائی کی)، چاروں قوتیں دراصل ایک ہیں، اور توانائی کا سرچشمہ ایک اور صرف ایک ہے"۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اسے ثابت کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ کچھ وقت لگے گا کیونکہ بہت سے تجربے کر کے ثبوت مہیا کرنا ضروری ہے اور اس پر ممکن ہے چند برس لگ جائیں۔ اور بالآخر فرمایا "لیکن (یہ) ثابت ضرور ہو گا اور اللہ نے چاہا تو میری زندگی میں ثابت ہو جائے گا"۔

یہ پڑھ کر میں سمجھتا ہوں میری طرح ہر قاری کے دل سے یہ دعا نکلی ہو گی کہ مولیٰ کریم ہمارے اس نافع الناس وجود کو لمبی کام والی عمر عطا فرما اور اپنے فضل سے اسے توفیق دے کہ اس کی زندگی میں ہی مطلوبہ ثبوت مل جاوے۔ اور سائنس جو کہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اس سے اس کے کلام کا ثبوت مہیا ہو کہ "اللہ ایک ہے" اور وہی طاقت اور توانائی کا سرچشمہ ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم شاہ محمد صاحب عابد گوندل لکھتے ہیں:

اکثر دیکھا گیا ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی راستہ کے حقوق سے ایسا غافل ہیں کہ گویا انہیں راستہ پر چلنے کے اصول کا پتہ ہی نہیں ہے۔ مثلاً اگر راستہ میں چلتے چلتے کسی سے ملنے کا اتفاق ہو جائے تو نہیں دیکھتے کہ باقی ٹریفک کا بھی حق ہے کہ وہ اپنا سفر جاری رکھ سکے۔ بالکل درمیان میں آ کر ٹھہر جائیں گے جس سے پچھلی آنیوالی تمام ٹریفک رک جائے گی۔

اسی طرح اگر کسی دکان یا ریڑھی پر سودا لینے کے لئے آئینگے تو اپنے سائیکل یا سکوٹر کو بالکل دکان یا ریڑھی کے سامنے ٹیڑھے رخ پر اس طرح کھڑی کریں گے کہ کسی اور گاہک کو (جس میں خواتین بھی آ سکتی ہیں) وہاں سے سودا لینا مشکل ہو جائے گا۔ بلکہ بعض اوقات گاہک اس دکان سے اس قسم کی رکاوٹ دیکھ کر واپس چلا جائے گا۔ جس سے دکان دار کو نقصان پہنچے گا۔ اس پر طرہ یہ کہ جب اس سائیکل یا سکوٹر سوار سے درخواست کی جائے کہ مہربانی فرما کر اپنی سائیکل یا سکوٹر کو ایک سائیڈ پر کھڑا کر لیں تو جواب یہ ملتا ہے کہ "بس جی میں چلا ہی چاہتا ہوں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم کمال احمد پال صاحب ابن مکرم جمیل احمد پال صاحب اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح محترمہ امۃ الحی تبسم صاحبہ بنت مکرم ملک عبیداللہ صاحب اردو بازار لاہور بعوض ....۶۰ ہزار روپے حق مہر پر ۱۱ ستمبر کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت: محترمہ امۃ الکافی صاحبہ و مکرم سلطان احمد ناصر صاحب محلہ دارالشکر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہبۃ الوحید عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے

○ مکرم عظمت شہزاد صاحب قائد علاقہ فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ ستمبر ۱۹۹۲ء تین بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام عادل شہزاد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

درخواست دعا: مکرم محمد حنیف صاحب آف کراچی بوجہ شوگر بیمار ہیں اور بائیں ٹانگ پر فالج کا اثر بھی ہے۔

○ مکرم جماعت علی شاہ صاحب انسپکٹر حال کا نواسہ عزیز محمد فواد احمد بغرض علاج اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال میں داخل ہے۔ بچے کی حالت تشویشناک ہے۔

○ محترم غلام رسول صاحب ھلالپوری چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے بڑے بھائی مکرم منیر احمد اختر صاحب جنرل سیکرٹری کولون ریجن (جرمنی) کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ فوزیہ بنت محمد امین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم رفیق احمد صاحب ابن شفیق الحسن صاحب ایڈووکیٹ حیدرآباد نرینہ اولاد سے محروم ہیں۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام قادر صاحب آف میانوالی بنگہ ضلع سیالکوٹ عرصہ دو سال سے مختلف عوارض سے شدید بیمار چلی آ رہی ہیں۔ گرمیوں کا سارا موسم مسلسل بخار رہتا ہے۔ انتہائی کمزوری ہو چکی ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

مکرم مبارک احمد صاحب ساہی لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری ذکاء اللہ صاحب آف چک نمبر ۸۰ ج۔ب فیصل آباد بعمر ۸۱ سال (جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چچازاد بھائی تھے) قریباً ایک ماہ دس دن کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۵ ستمبر ۹۲ء بروز جمعہ صبح پونے چھ بجے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ فیصل آباد جماعت نے جنازہ پڑھا۔ ازاں بعد بوجہ موصی ہونے کے میت ربوہ لائی گئی جہاں بعد از مغرب چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) نے جنازہ بیت المبارک میں پڑھا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کروائی۔ خاکسار شدت علالت کے علم ہونے پر ۵ روز قبل آ گیا تھا۔ خاکسار کے علاوہ دو بیٹے منصور احمد ساہی اور منور احمد ساہی اور ایک ہمشیرہ منظور مبارکہ اہلیہ رانا محمود خان صاحب ایڈووکیٹ ان کی اولاد ہیں۔ احباب سے والد محترم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے نیز کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

یوم تحریک جدید ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کہ:-

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱۔ اس کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء منایا گیا تھا۔ امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء منایا جائے۔

۲۔ اس موقع پر امراء/صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳۔ خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵۔ اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲۔ مطالبہ وقف اولاد/وقف زندگی:- (ا)۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کریں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ ۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

بقیہ: ص۶ سے آگے

ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

برادرم مسعود احمد جہلمی صاحب کو اس سارے عرصہ میں خاکسار کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور ہم نے کئی مواقع پر بطور رفیق کار کام کی توفیق پائی۔ آپ سخت محنتی اور تیز رفتار کارکن تھے بڑی پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ گفتگو کرنے کا انداز مؤثر تھا۔ اردو، انگریزی اور جرمن زبان میں اچھا لکھ لیتے تھے۔ اجلاسات میں فعال ممبر رہے اور معاملہ فہم تھے رائے آزاد رکھتے تھے اور بلا خوف لومۃ لائم اس کا اظہار کرتے دوسرے کی بات اپیل کرتی تو اپنی رائے یکسر بدل لیتے۔ نڈر اور بہادر "سپاہی" اور کامیاب "جرنیل" تھے۔ احسن رنگ میں تبادلہ خیال کرتے۔ حسابات ہمہ وقت مکمل رکھتے اور صاف ستھرا حلقہ احباب وسیع تھا۔ اور ہر ایک سے برادرانہ تعلقات کے خواہاں تھے۔ باوجود دیگر مصروفیات کے بیت الذکر میں باقاعدگی سے تشریف لاتے۔ تقریر بہت اچھی کرتے تھے۔ کچھ عرصہ ۷۵-۱۹۷۲ء میں جبکہ ہم دونوں بورڈ قضاء کے ممبر تھے۔ کئی اپیلوں کی سماعت کی آپ صحیح فیصلہ پر جلد پہنچ جاتے۔ جماعت کے ائمہ کرام سے حقیقی عشق تھا۔ اور اپنے عمدہ کام اور فدائیت کے باعث انکا پیار اور شفقت ان کو حاصل رہی۔ دعاؤں سے مدد چاہتے اور کوئی موقع درخواست دعا کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ بعض بڑے اہم اور تاریخی کام باحسن سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اگلے جہان میں بھی ان کی معیت نصیب کرے جن سے ان کو محبت تھی۔ آپ کی اولاد کو بھی آپ کی طرح وفادار اور اعلیٰ اقدار کا مالک بنائے اور جملہ خدام سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدمت کا حق ادا کرنے اور اپنے مولیٰ سے وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب ہمیشہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں۔ اور وہ ان سے راضی رہے۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

بقیہ ص۵ سے آگے

سے کارکنوں کو حراست میں لے لیا جاتا ہے۔ اور ایسا ہر روز کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے سینکڑوں ایسے ہیں جنہیں کسی عدالت کے سامنے کئی مہینوں تک پیش نہیں کیا گیا۔ اور ایسے بھی ہیں جن کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہیں کہاں رکھا گیا ہے۔ ان کے والدین کو بھی نہیں بتایا گیا کہ انہیں کس مقام پر رکھا جا رہا ہے۔ یہ ساری باتیں الطاف حسین نے اپنے اس بیان میں کہی ہیں جو انہوں نے نیکس کے ذریعے پاکستانی اخبارات کو بھیجا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۸ اکتوبر۔ ربوہ میں کل شام سے آج دوپہر تک بادل چھائے ہوئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کو قرض دینے والا ملک بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت نے ملکی معیشت کو تباہ کر دیا تھا۔ میری حکومت نے ایسی پالیسیاں بنائی ہیں جن سے ملک خوشحال ہوگا۔ ہمیں وطن کو آئندہ نسلوں کے لئے جنت بنانا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سیلاب سے اگرچہ بہت نقصان ہوا ہے۔ تاہم اپنے اوپر انحصار کرتے ہوئے ہم نے سیلاب سے متاثرین کی بحالی کا آغاز کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اقتصادی پالیسیوں کے مثبت نتائج جلد برآمد ہونے لگ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ چند برسوں میں پاکستان ایک خوشحال ملک بن جائے گا۔ وہ چین میں پاکستانیوں سے خطاب کر رہے تھے۔

○ فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ سندھ میں کارروائی فوجی آپریشن نہیں تھی۔ ہمیں پولیس کی مدد کے لئے بلایا گیا تھا آپریشن ختم کرنے کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔ ہم سے تین نکات کار چوری ڈکیتی اور اغوا کے خاتمے کے لئے سندھ حکومت سے تعاون کرنے کو کہا گیا تھا یہ کام بڑی حد تک ہو چکا ہے۔ ایم کیو ایم اگر چاہے گی تو حکومت سے مذاکرات کرے گی۔ وزیر اعلیٰ کس صورت حال میں سکون محسوس کرتے ہیں یہ فیصلہ کرنا بھی انہی کا کام ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ سندھ سے فوج واپس بلانے کے اعلان سے سیاسی ہنگامہ بپا ہو گیا ہے۔ وزراء کے ایم کیو ایم سے رابطے ہیں لیکن فوری تصفیئے کا امکان کم ہے۔

○ امریکہ نے پریسلر ترمیم بھارت پر بھی لاگو کر دی ہے۔ امریکہ کے صدر کو بھارت کیلئے امداد دینے کے لئے یہ سرٹیفکیٹ جاری کرنا ہوگا کہ وہ ایٹمی میزائیلوں کے پروگرام پر عمل درآمد نہیں کر رہا ہے۔ پاکستان پر یہ ترمیم لاگو ہونے کے بعد امریکہ نے فوجی اور غیر فوجی امداد بند کر دی تھی۔ لیکن اب امریکہ نے پاکستان کی غیر فوجی امداد بحال کر دی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ حکومت پاسبان تنظیم کے خلاف کارروائی کرے گی۔ یہ جماعت اسلامی کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔ جو چند سال قبل قائم ہوئی ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ جب تک متبادل انتظام نہیں ہو جاتا سندھ سے فوج واپس نہیں آئیگی۔

○ سعودی عرب میں سمگلنگ کے ۳۸ مجرموں کو موت کی سزا دیئے جانے سے سمگلنگ میں ۵۰ فیصد کمی ہو گئی ہے۔

○ افغانستان کے شہر ہرات پر حکمت یار فوجوں کی بمباری سے عالمی ریڈ کراس کا طیارہ نہیں اتر سکا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جموں کے قریب بس میں بم کے دھماکہ سے ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں میں سے ۲۰ کی حالت نازک ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے مسٹر لیاقت بلوچ کا یہ نکتہ اعتراض درست تسلیم کر لیا ہے کہ کراچی سے ایم کیو ایم کے اراکین کی خالی کردہ نشستوں کی وجہ سے یہ ایوان نامکمل ہے۔ سپیکر نے حکومت اور وزیر قانون کو ہدایت کی ہے کہ اس نکتے کو نوٹ کریں۔

○ صدر اسحاق نے کہا ہے کہ فوج سندھ آپریشن جاری رکھے۔ آپریشن کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کر دی جائیں گی صدر نے یہ یقین دہانی جنرل آصف نواز کے ساتھ ملاقات میں کرائی۔

○ ڈرگ مافیا کے ساتھ تعلق رکھنے کے الزام میں لاہور کے پانچ پولیس افسران کو معطل کر دیا گیا ہے۔ معطل ہونے والوں میں دو ڈی ایس پی دو ایس ایچ او اور ایک اے ایس آئی شامل ہیں۔

○ آئی جے آئی کے اراکین صوبائی اسمبلی سیلاب زدگان کو ۲۵ فیصد فنڈ اور ایک دن کی تنخواہ دیں گے۔

○ کھٹمنڈو کے حادثے میں ہلاک ہونے والے ۱۷ افراد کی میتیں کراچی پہنچ گئیں۔

شہد خالص

دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

وارئیر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کے لئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کے لئے وارئیر کی فخریہ مصنوعات استعمال کریں۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے۔

وارئیر کی معیاری مصنوعات

○ وارئیر فینائل ○ وارئیر آئل سپرے
○ وارئیر انسکٹ کیلر پوڈر ○ وارئیر اینٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وارئیر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بہائی سوپ" بنایا ہے جو کہ معیار میں اعلیٰ ...... مقدار میں پورا

—— کرے ایک وقت میں تین کام ——

دھوئے بھی —— چمکائے بھی —— کپڑوں کو مہکائے بھی

"بہائی سوپ"

وارئیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان (فیصل آباد)

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Ø) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں —— مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** (رجسٹرڈ) **ربوہ** فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۷۱

پتہ